محمد رسول اللہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی

نگران اعلیٰ: حافظ رضاء اللہ رؤف

ایڈیٹر: محمد عظیم حاصلپوری

بیاد

حافظ عبداللہ بہاولپوری رحمہ اللہ

مولانا عبداللہ گورداسپوری رحمہ اللہ

حافظ عبدالمنان نورپوری رحمہ اللہ

ماہنامہ مجلّہ

حاصل پور

المحمدیہ

شمارہ نمبر 22

ربیع الثانی 1437ھ فروری 2016ء

- تفرقہ مت ڈالو
- سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ
- تاریخ اسلام کی کم عمر دلہنیں
- اولاد کے لیے نیک رشتہ تلاش کرو
- ۱۴ فروری، ویلنٹائن ڈے (محبتوں کا عالمی دن)

ناشر

محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر جالندھر کالونی حاصل پور

0301-6131916 - 0313-2501221

علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ

شب و روز کے آئینے میں

از قلم: ابوبکر قدوسی

نمبر شمار	حالات و وقعات	ماہ و سال
1	پیدائش	۳۱ مئی ۱۹۴۰ء
2	تکمیل حفظ قرآن	۱۹۴۸ء
3	درس نظامی (جامعہ اسلامیہ گوجرانوالہ)	جنوری ۱۹۶۲ء
4	جامعہ سلفیہ فیصل آباد	۱۹۶۲ء
5	مدینہ یونیورسٹی (سعودی عرب) داخلہ	۱۹۶۳ء
6	شادی	۱۸ اگست ۱۹۶۵ء
7	پہلی کتاب القادیانیۃ اشاعت	۱۹۶۷ء
8	مدینہ سے واپسی	۱۹۶۷ء
9	چینیانوالی مسجد	اگست ۱۹۶۷ء
10	الاعتصام کی ادارت	اگست ۱۹۶۷ء
11	ترجمان الحدیث کا اجراء	۱۹۶۹ء
12	ہفت روزہ اہلحدیث کی ادارت	جنوری ۱۹۷۰ء
13	جمعیت اہلحدیث کا قیام	۱۹۸۱ء
14	آغاز جلسہ ہائے عام (موچی دروازہ لاہور)	۱۸، اپریل ۱۹۸۶ء
15	آخری جلسہ (قلعہ لچھمن سنگھ)	۲۳ مارچ ۱۹۸۷ء
16	شہادت	۳۱ مارچ ۱۹۸۷ء
17	مدفون	جنت البقیع (مدینہ منورہ)

(بحوالہ: تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں۔ صفحہ اول)

نگران اعلیٰ
محترم جناب
حافظ رضاء اللہ رؤف صاحب
(گوجرانوالہ)

قرآن وسنت کا ترجمان تبلیغی واصلاحی
ماہنامہ مجلّہ
المحمدیہ
حاصل پور
جلد نمبر 2

نمبر پرنٹ
عبداللطیف خالد چیمہ
(بہاولپور)

شمارہ نمبر 22
ربیع الثانی 1437ھ
فروری 2016ء

چیف ایگزیکٹو
میاں شعیب انجم

چیف ایڈیٹر
مجیب الرحمٰن سیاف

سب ایڈیٹر
عبدالشکور فائق

لیگل ایڈوائزر
توقیر احمد گل
(ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

معاون ایڈیٹر
زاہد محمود یزدانی، قاری عثمان فاروقی

مجلس ادارت

الشیخ عبدالستار حماد حفظہ اللہ (میاں چنوں)
مولانا عبداللہ چشتی حفظہ اللہ (بہاولنگر)
مولانا عبدالقدوس (چشتیاں)
مولانا عبدالحی عابد حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا حبیب الرحمٰن ضیاء حفظہ اللہ (وھاڑی)
مولانا غلام اللہ حفظہ اللہ (میلسی)
مولانا محمد رفیق طاہر حفظہ اللہ (ملتان)
مولانا اقدس الٰہی حفظہ اللہ (لاہور)
مولانا زبیر گورداسپوری حفظہ اللہ (بورے والا)
مولانا اسماعیل عتیق حفظہ اللہ (وہاڑی)

مجلس مشاورت

حافظ اسعد محمود سلفی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا محمد مالک بھنڈر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا عبدالمالک مجاہد حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا رحمت اللہ شاکر حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا حافظ عمران عریف حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
پروفیسر حافظ سعید کلیروی حفظہ اللہ (گوجرانوالہ)
مولانا ریاض الرحمن حفظہ اللہ (فورٹ عباس)
مولانا زاہد ارشاد حفظہ اللہ (وہاڑی)
مولانا ابوبکر طارق حفظہ اللہ (گاگومنڈی)

خط وکتابت
محمدیہ اسلامک ریسرچ سنٹر
جالندھر کالونی وہاڑی روڈ
حاصل پور ضلع بہاولپور 0301-6131916

زرتعاون
ماہانہ 00.....روپے
سالانہ 00.....روپے

رابطہ برائے پرنٹ میڈیا
ای میل، فیس بک:
Hasalpuri@gmail.com
Muhammadia.irc@gmail.com
مجلّہ کو انٹرنیٹ پر پڑھنے کے لیے:
Www.Muhammadia-irc.blogspot.com

نوٹ:
مجلّہ الجماعۃ! اپنے نام مستقل جاری کروانے کے لیے سرکولیشن منیجر کے نمبر پر کال کیجیے۔
ادارہ کا مضمون نگار کی رائے سے کلی اتفاق ضروری نہیں

سرکولیشن منیجر
زبیر الرحمٰن حاصلپوری
0313-2501221
062-2442916

خصوصی نمائندہ حاصل پور
محمد عمران حاصل پوری
0321-7592205
0306-8917086

آئینہ مضامین

درس قرآن	تفرق مت ڈالو	محمد عظیم حاصل پوری	3
درس حدیث	اولاد کے لیے نیک رشتہ تلاش کرو	مجیب الرحمٰن سیاف	4
السیر	سیدنا معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ	محمد عبداللہ اختر	5
غیر اسلامی تہوار	۱۴ فروری ۲۰۷ء ویلنٹائن ڈے	محمد عظیم حاصل پوری	7
دراکار باطلہ	دل صاحب ''ایمان'' سے انصاف طلب ہے!	محمد رفیق طاہر	12
التاریخ	تاریخ اسلام کی کم عمر دلہنیں	محمد رفیق طاہر	20
لادینی	کمسن ناجائز مائیں	محمد رفیق طاہر	24
اخبار جامعہ	جامعہ امام احمد بن حنبلؒ اہل حدیث سٹی قصور کی سرگرمیاں	مدیر الجامعہ کے قلم سے۔!	30
اقوال الصالحین	بزرگوں کی باتیں	شہباز شاکر	32

فہرست نمائندگان

لاہور: مکتبہ اسلامیہ 042-37244973 | گوجرانوالہ: رانا نثار احمد 0302-8649227 | گوجرانوالہ: مرزا حافظ عاصم 0333-8124752 | گوجرانوالہ: محمد یحییٰ طاہر 0321-7202700

صادق آباد: قاری نعیم صدیقی 03016550502 | رینالہ خورد: محمد اشرف ڈوگر 0345-4100060 | وزیر آباد: اسامہ اشرف 03066284139 | ملتان: محمد رفیق طاہر 0321-7302283

فیصل آباد: مکتبہ اسلامیہ 0412631204 | چیچہ وطنی: ماسٹر محمد شاہد 0333-7477737 | میلسی: مولانا یونس تبسم 0302-7724417 | وھاڑی: عبداللہ عزیزی 0302-4962353

بہاول نگر: محمد ادریس انصاری 03016570300 | ہارون آباد: محمد عمران شاکر 0301-4913321 | فورٹ عباس: ریاض الرحمٰن کھچی والا: ابو اسامہ ضیاء الرحمٰن 03007435242 0302-4400210

چشتیاں: قاری عثمان فاروقی 03369752963 | مظفر آباد: میاں ضیاء الرحمٰن 03007851291 | میلسی: مولانا ضیاء الرحمٰن 0302-6256749 | محمد آصف سلفی (قصور) 0300-4303536

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس قرآن

تفرق مت ڈالو

محمد عظیم حاصل پوری

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعاً وَلاَ تَفَرَّقُوْا وَاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَاناً﴾

''اللہ تعالیٰ کی رسی کو سب مل کر مضبوط تھام لو اور پھوٹ نہ ڈالو اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کو یاد کرو جب تم ایک دوسرے کے دشمن تھے تو اس نے تمہارے دلوں میں الفت ڈال دی پس تم اس کی مہربانی سے بھائی بھائی ہو گئے'' سورۃ آل عمران(۳/ ۱۰۳)

اتحاد و اتفاق نہ صرف انسانی ضرورت ہے بلکہ یہ ایک اہم دینی فریضہ ہے۔ اتحاد کو قائم رکھنا اور نا اتفاقی سے بچنا یہی اللہ تعالیٰ کا حکم ہے اور اس حکم کی اطاعت کرنا فرض ہے۔ اس سے قبل کی آیت میں اتحاد کی دعوت دی۔ عزت و سربلندی کیلئے دو ہی چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے ایک تقویٰ اور دوسرا اتحاد اگر یہ اختیار نہ کیا جائے تو پھر نا اتفاقی اور ناچاقی ڈیرا ڈال لے گی۔ جس کا نتیجہ رسوائی اور فضیحت کی شکل میں نکلتا ہے۔ ارشاد ہوتا ہے۔

''تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جانا جنہوں نے اپنے پاس روشن دلیلیں آجانے کے بعد بھی تفرقہ ڈالا اور اختلاف کیا، ان ہی لوگوں کے لئے بڑا عذاب ہے'' سورۃ آل عمران(۳/ ۱۰۵)

اللہ تعالیٰ اس آیت مبارکہ میں مسلمانوں کو متنبہ کر رہے ہیں۔ جس طرح اہل کتاب نے روشن دلائل کے آجانے کے بعد بھی اختلاف کیا اور سرکشی اختیار کی اس طرح تم دین اسلام (قرآن وسنت) پالینے کے بعد تفرقہ میں نہ پڑنا ورنہ عذاب عظیم کے مستحق تم بھی ہو جاؤ گے۔

دین اسلام (قرآن وسنت) یہی صراط مستقیم ہے جو اللہ تعالیٰ کی راہ ہے اب جو اس صراط مستقیم کو چھوڑ کر اور راہیں اختیار کرتا ہے وہ اختلاف اور نا اتفاقی کی طرف جاتا ہے۔ جو کہ صریحاً اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف روزی ہے اور ایسا آدمی یا گروہ اللہ تعالیٰ کی راہ سے ہٹ کر امت میں افتراق پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کے غضب کو للکارتا ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

درس حدیث

اولاد کے لیے نیک رشتہ تلاش کرو

مجیب الرحمن سیاف

رسول اللہ ﷺ کا فرمان ہے:

((لِيَتَّخِذْ أَحَدُكُمْ قَلْبًا شَاكِرًا وَلِسَانًا ذَاكِرًا وَزَوْجَةً مُؤْمِنَةً تُعِينُ أَحَدَكُمْ عَلَى أَمْرِ الْآخِرَةِ))

''تم میں سے ہر ایک کو شکر گزار دل، ذکر کرنے والی زبان اور اُمورِ آخرت پر مددگار مومنہ بیوی حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔''

[صحيح ابن ماجه، النكاح، باب افضل النساء(١٥،٥) الصحيحة (٢١٧٦)

والدین پر اولاد کے حقوق میں سے اہم ترین حق یہ بھی ہے کہ وہ اپنی اولاد کے لیے جو رشتہ تلاش کریں وہ نیک اور صالح ہو۔ رسول اللہ ﷺ نے رشتہ کے انتخاب کے لیے اگر بچہ ہے تو اس کے لیے کسی عورت ہو کہ جس کو دیکھ کر لڑکی کی پسند کی جائے کا بھی معیار ذکر کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''عورت سے نکاح چار اسباب کی وجہ سے کیا جاتا ہے اس کے مال کی وجہ سے، اس کے خاندان کی وجہ سے، اس کے حسن و جمال خوبصورتی کی وجہ سے اور اس کے دین کی وجہ سے۔ پس تو دین دار عورت سے نکاح کر کے کامیابی حاصل کر، اگر ایسا نہ کرے تو تیرے دونوں ہاتھ خاک آلود ہوں'' [بخاری، النكاح، باب الاكفاء فى الدين (٥٠٩٠)]

اسی طرح اگر لڑکی کے لیے رشتہ تلاش کرنا ہے تو بچہ کیسا ہو اس کے متعلق بھی فرمانِ نبوی ہے آپ ﷺ فرمان:

''جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص نکاح کا پیغام بھیجے جس کا دین اور اخلاق تم پسند کرتے ہو تو اس سے نکاح کر دو، اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بہت بڑا فساد برپا ہو جائے گا۔''

ترمذى، النكاح، باب ما جاء اذا جاء كم من ترضون دينه .....(١٠٨٤)حسن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

السیر

فضل القول الرضی فی

معاویة بن سفیان رضی اللہ عنہ

تحریر.....محمد عبداللہ اختر (لاہور)

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں اصحاب محمد ﷺ کا تعارف یوں فرماتے ہیں:

﴿لَـٰكِنِ الرَّسُولُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ جَاهَدُوا بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنفُسِهِمْ وَأُولَـٰئِكَ لَهُمُ الْخَيْرَاتُ وَأُولَـٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ﴾ (التوبة :٨٨)

''لیکن رسول نے اوران لوگوں نے جواس کے ہمراہ ایمان لائے ،اپنے مالوں اوراپنی جانوں کے ساتھ جہاد کیا اور یہی لوگ ہیں جن کے لیے سب بھلائیاں ہیں اور یہی فلاح پانے والے ہیں۔''

مزید فرمایا:

﴿وَالسَّابِقُونَ الأَوَّلُونَ مِنَ الْمُهَاجِرِينَ وَالأَنصَارِ وَالَّذِينَ اتَّبَعُوهُم بِإِحْسَانٍ رَّضِيَ اللّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ وَأَعَدَّ لَهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي تَحْتَهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً ذَلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ﴾ (التوبة :١٠٠)

''اور مہاجرین وانصار میں سے سبقت کرنے والے سب سے پہلے لوگ اور وہ لوگ جو نیکی کے ساتھ ان کے پیچھے آئے ،اللہ ان سے راضی ہوگیا اور وہ اس سے راضی ہوگئے۔اور اس نے ان کے لیے ایسے باغات تیار کیے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں،ان میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ،یہی بہت بڑی کامیابی ہے۔''

مذکورہ بالا آیات اوران جیسی بہت سی آیات اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے اصحاب محمد ﷺ کا تعارف کروایا اوران کی اہمیت وضاحت بیان کی ہے۔اگراب کوئی عالم یوں کہے کہ جو پہلے اسلام لائے ان کے لیے انمول ایوارڈ،قیمتی تحفے وغیرہ ہیں۔اور بعد میں اسلام لائے ان کے لیے نہ یہ تمغے ہوتے ہیں اور

نہ ہی دیے جاتے ہیں۔ایسی تفریق کوئی زندیق ہی کرسکتا ہے۔

علامہ آلوسی صاحب روح المعانی نے (سورۃ التوبۃ:۱۰۰) کی تفسیر میں کہا:''بہت سے مفسرین اس طرف گئے ہیں کہ اس آیت سے مراد رسول اللہ ﷺ کے تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں کیونکہ انہیں رسول اللہ ﷺ کی صحبت کے شرف کی بنا پر بعد والے تمام لوگوں پر سبقت حاصل ہے۔جو پھر کسی کو نصیب نہ ہوسکی۔(بحوالہ :تفسیر القرآن الکریم ۱/ ۸۴۲، طبع دارالاندلس اردوبازار لاہور)

اسی کے پیش نظر''فضائل معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما''پر احادیث پیش خدمت ہیں کیونکہ آج ایک طبقہ ان کے فضائل کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ ان کے بارے میں نبی کریم ﷺ کی کوئی صریح احادیث موجود نہیں۔لہذا اس قسم کا طبقہ شدید غلطی میں مبتلا ہے۔

صحابی ابن صحابی،کاتب وحی،مومنوں کے ماموں،سیدنا ابو یزید بن ابی سفیان بن حرب قرشی اموی بے شمار فضائل ومناقب کے حامل ہیں۔سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کے فضائل میں سب سے بڑی فضیلت ان کا صحابی رسول ﷺ ہونا ہے۔صحیح مسلم (ح:۲۵۰۱) میں ہے کہ: نبی اکرم ﷺ سے پوچھا گیا کہ:''کیا آپ معاویہ رضی اللہ عنہ کو اپنا کاتب مقرر فرمائیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا:((نَعَمْ))''جی ہاں'' آپ رضی اللہ عنہ بالجماع کاتب وحی ہیں۔ (الحجة فی بیان المحجة (۱/ ۲۴۸)وسنده صحیح

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی عمیرہ رضی اللہ عنہ جو کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے ہیں،نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:«اللهم علم معاوية الحساب ، وقه العذاب »اے اللہ !معاویہ رضی اللہ عنہ کو (قرآن مجید کی تفسیر)اور حساب سکھادے اور ان کو عذاب سے بچا۔

(التاريخ الكبير ۵/ ۲۴۰)

بریکٹ والے الفاظ مسند احمد (۴/ ۱۲۷) سے لیے ہیں۔

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابو عمیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کے بارے میں فرمایا: اللهم اجعله هاديا مهديا ، واهده ، واهدبه ،

''اے اللہ!معاویہ رضی اللہ عنہ کو ہدایت یافتہ اور ہدایت کنندہ بنا۔ان کو بھی ہدایت دے اور ان کے ذریعے لوگوں کو بھی۔'' (تاريخ الكبير ۵/ ۲۴۰)وسنده صحیح

غیر اسلامی تہوار

۱۴ فروری ۲۰۱۷ء

ویلنٹائن ڈے

تحریر.....محمد عظیم حاصل پوری

آج پاکستان اور دوسرے اسلامی ممالک میں بھی مغرب کی اندھی تقلید رواج پا رہی ہے ہر وہ کام جسے اہل مغرب اپنے مذہبی تہوار، موسمی تہوار یا کسی اور تہوار کے نام سے مناتے ہیں سادہ لوح مسلمان ان کی دیکھا دیکھی لاشعوری طور پر اسے پسند کرنا اور اسے منانا شروع کر دیتے ہیں حالانکہ اگر یہود و نصاریٰ کی تاریخ دیکھی جائے تو یہود اللہ کے غضب اور غصے کے مستحق بنے اور نصاریٰ گمراہ قرار پائے جس کا ذکر اللہ تعالیٰ نے سورۃ فاتحہ میں بھی فرمایا ہے۔

یہ دونوں گروہ کسی بھی صورت میں مسلمانوں سے راضی نہیں ہو سکتے یہاں تک کہ مسلمان اپنا دین حق چھوڑ کر ان کے دین باطل کو قبول کر لیں۔ ان کی اس انتہا پسندی اور اسلام دشمنی کا ذکر اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اس انداز میں فرمایا ہے۔

''اور تجھ سے یہود اور نصاریٰ ہرگز راضی نہیں ہوں گے یہاں تک کہ تو ان کی ملت کی پیروی کرے ، کہہ دیجیے اللہ کی ہدایت ہی اصل ہدایت ہے۔'' (البقرۃ: ۱۲۰)

ویلنٹائن ڈے اور اس کی حقیقت

۱۴ فروری کو منایا جانے والے ویلنٹائن ڈے کو محبوبوں کا خاص دن یا اسے عاشقوں کا تہوار کہا جاتا ہے۔ اس کا تاریخی پس منظر کچھ یوں بیان کیا جاتا ہے۔ پادری ویلنٹائن تیسری صدی کے اواخر میں روحانی بادشاہ کلاڈیس ثانی کے زیر حکومت رہتا تھا کسی نافرمانی کی بدولت بادشاہ نے پادری کو جیل بھیج دیا۔ جیلر کی لڑکی سے اس کی شناسائی ہوگئی اور وہ اس کا عاشق ہوگیا۔ وہ لڑکی ایک سرخ گلاب کا پھول لے کر اس کی زیارت کے لیے آتی تھی جب بادشاہ نے یہ معاملہ دیکھا تو اسے پھانسی دینے کا حکم صادر کیا۔ پادری نے آخری لمحات میں بھی اپنی محبت کا اظہار اس انداز سے کیا کہ اپنی معشوقہ کے نام ایک

کارڈ ارسال کیا جس پر یہ عبارت تحریر کی: ''مخلص ویلنٹائن کی طرف سے''

پھر اس کو ۱۴ فروری ۲۷۰ء کو پھانسی دے دی گئی۔ اس کے بعد یورپ کی بہت سی بستیوں میں ہر سال اس دن لڑکوں کی طرف سے لڑکیوں کو کارڈ بھیجنے کا رواج چل پڑا۔

(ویلنٹائن ڈے حقیقت اور اس کا شرعی حکم ص ۱۲ از عطاء الرحمٰن ضیاء اللہ)

اس طرح کی کئی داستانیں مختلف انداز میں بیان کی جاتی ہیں تقریباً سب میں مرکزی کردار ویلنٹائن ہی ہے۔ جسے شہید محبت کہا جاتا تھا۔

ویلنٹائن ڈے پاکستان میں

پاکستان میں ویلنٹائن ڈے کا تصور نوے کی دہائی کے آخر میں ریڈیو اور ٹی وی کی خصوصی نشریات کی وجہ سے مقبول ہوا۔ شہروں میں بلکہ اب تو قصبوں میں بھی بڑے جوش وخروش سے منایا جاتا ہے پھولوں کی فروخت اور قیمت میں کئی سو گنا اضافہ ہو جاتا ہے۔ ویلنٹائن ڈے کے موقع پر ایک طوفان بدتمیزی بپا ہوتا ہے۔ شریف الطبع افراد کو طعن وتشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔ سرعام چوکوں میں اوباش نوجوان اپنی محبت (بلکہ اگر اسے بے حیائی کہا جائے تو زیادہ قرین قیاس ہے) کا اظہار نوجوان لڑکیوں کو پھول پیش کر کے کرتے ہیں یا پھر سرخ رنگ کے غبارے پیش کیے جاتے ہیں۔ یہ بات تو تاریخی حوالے سے ثابت شدہ ہے کہ یہ عید محبت عیسائیوں کی طرف سے ہمارے اندر آئی ہے جو اسے ایک شہید محبت کے تہوار کے نام سے مناتے ہیں۔

رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئی اور ویلنٹائن ڈے

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''تم ضرور اپنے سے پہلوں کے طریقے پر چلو گے جیسے بالشت بالشت کے اور ہاتھ ہاتھ کے برابر ہوتا ہے حتی کہ اگر وہ کسی سانڈے کی بل میں داخل ہوئے تو تم بھی داخل ہو گے۔''

ہم نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! کیا یہود ونصاری (کے نقش قدم پر) آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اور کون ہے؟۔'' بخاری، أحادیث الأنبیاء، : ۳۴۵۶۔

ایسے لوگ جو اسلامی تعلیمات واقدار چھوڑ کر مغربی تہذیب کو اپناتے ہیں ان کے متعلق رسول

اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں: «مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ» أبوداود، :٤٠٣١، حسن صحیح ''جس نے کسی قوم (کے شعار) کی مشابہت اختیار کی تو وہ انہی میں سے ہے۔''

حافظ ابن کثیر رحمہ اللہ اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں:

''یہ حدیث کفار کے اقوال وافعال، لباس، تہوار، عبادات اور ان کے علاوہ دیگر امور میں مشابہت اختیار کرنے پر وعید اور سخت ممانعت پر دلالت کرتی ہے جو شریعت نے ہمارے لیے مشروع وجائز قرار نہیں دیے ہیں۔''

ویلنٹائن ڈے اور شریعت اسلامیہ کی خلاف ورزی

ا۔ نظر بازی

اللہ تعالیٰ نے نظر بازی (جو زنا کی راہ ہموار کرتی ہے) سے باز رہنے کا حکم دیا ہے اور نبی ﷺ نے بھی اس سے منع فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

''آپ مومن مردوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ ہے۔ بے شک اللہ اس سے پوری طرح باخبر ہے جو وہ کرتے ہیں اور مومنہ عورتوں سے کہہ دیں کہ وہ اپنی نگاہوں کو جھکا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں۔''

یوم محبت کے موقع پر نظر بازی بھی ہوتی ہے اور زینت کا اظہار بھی بلکہ یہ روشن خیالی بے حیائی کی آخری حدود کو بھی چھوتی جا رہی ہے کہ اس موقع پر زنا جیسے گھناؤنے فعل کا ارتکاب بھی ہونے لگا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے اپنے اصحاب کی اس انداز میں تربیت فرمائی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

''نظر کے پیچھے نظر نہ لگاؤ (یعنی دوبارہ نہ دیکھ) تیرے لیے پہلے (معاف) ہے دوسری نہیں۔''

أبوداود، النكاح، باب ما يؤمر به من غض البصر:٢١٤٩، حسن

حج کے موقع پر حضرت فضل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے پیچھے سواری پر سوار تھے خثعم قبیلے کی ایک عورت آئی تو فضل بن عباس رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھنا شروع کر دیا اور وہ انھیں دیکھنے لگ گئی۔ نبی ﷺ نے فضل کے چہرے کو دوسری طرف پھیر دیا۔ بخاری: ١٨٥٥، مسلم: ١٣٣٤۔

۲۔غیر محرم کے ساتھ خلوت

یوم محبت یا عید محبت کے موقع پر لڑکے اور لڑکیاں خلوت اختیار کرتے ہیں ریسٹورنٹ وغیرہ کے کمروں کی ایڈوانس بکنگ کرتے ہیں تاکہ اپنی محبت کا اظہار کرسکیں۔ان کے خفیہ مناظر کو کیمرے کی آنکھ محفوظ کرلیتی ہے جوان کے لیے ذلت ورسوائی کا سبب بن جاتے ہیں۔رسول اللہ ﷺ نے سچ فرمایا :

''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ تنہائی اختیار نہیں کرتا مگران دونوں کے ساتھ تیسرا شیطان ہوتا ہے۔''

الترمذی، الرضاع، باب ما جاء فی کراھیة الدخول علی المغیبات: ۱۱۷۱، صحیح

اگر حج جیسا پاکیزہ سفر بھی ہوتو تب بھی کسی غیر محرم کے ساتھ خلوت اور سفر جائز نہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''کوئی آدمی کسی عورت کے ساتھ خلوت اختیار نہ کرے اور نہ کوئی عورت سفر کرے مگراس کے ساتھ اس کا محرم موجود ہو۔ایک شخص کھڑا ہوا اس نے کہا: اے اللہ کے رسول ﷺ! میں فلاں فلاں غزوہ میں حاضر تھا اور میری بیوی حج کے لیے چلی گئی ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

''جا اپنی بیوی کے ساتھ مل کر حج کر۔'' بخاری: ۳۰۰۶، مسلم: ۱۳۴۱۔

۳۔محبت کی شادی

کچھ لوگ اپنی محبت کی تکمیل گھر سے بھاگ کر کورٹ میرج سے کرتے ہیں جو کہ دونوں خاندانوں کے لیے ذلت ورسوائی اور پریشانیوں کا سبب بنتی ہے۔ والدین کے سر شرم سے جھک جاتے ہیں یہ سب مغربی تہذیب کی اندھی تقلید اور سیکولر سوچ کا نتیجہ ہے جبکہ اسلام ہمیشہ سے والدین اور خاندان کے احترام واکرام کا درس دیتا ہے۔اس فعل مکروہ کے مرتکب افراد کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''جو عورت اپنی ولیوں کی اجازت کے بغیر نکاح کرے تو اس کا نکاح باطل ہے تین بار فرمایا۔''أبوداود، النکاح: ۲۰۸۳، صحیح، الترمذی: ۱۱۰۲۔

۴۔بے حیائی اور فحاشی کا فروغ

یوم محبت اسلامی اقدار کی دھجیاں اڑانے کا دن ہوتا ہے جس میں ہر وقت اسلامی تعلیمات کا مذاق اڑایا جاتا ہے اور اسے قدیم کہہ کر نظر انداز کر دیا جاتا ہے جبکہ اسلام اور اسلامی تعلیمات ہی بے حیائی وفحاشی کے سامنے بند کا کام کرتی ہیں ایسے لوگ جو فحاشی وعریانی کو فروغ دینا چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے

بارے میں بڑے واضح الفاظ میں فرماتے ہیں:

''بے شک جو لوگ پسند کرتے ہیں کہ ان لوگوں میں بے حیائی پھیلے جو ایمان لائے ہیں ان کے لیے دنیا اور آخرت میں دردناک عذاب ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔''(النور: ۱۹)

اسلامی تہوار

روشن خیالی سے متاثر بعض لوگ یہ کہہ دیتے ہیں کہ تفریح ہونی چاہیے اور جذبات کی قدر ہونی چاہیے۔ اسلام نہ تفریح سے منع کرتا ہے اور نہ ہی جذبات کو کچلنے کا حکم دیتا ہے بلکہ اس کے لیے اسلام خود مواقع فراہم کرتا ہے جہاں تک جذبات کی بات ہے تو ان کی تسکین کے لیے نکاح کے جائز طریقے کو اپنانے پر زور دیتا ہے۔ رہی بات تفریح کی ایسی تفریح جو ذکر اللہ سے غافل کر دے اسلام اس کی اجازت نہیں دیتا۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں زمانہ جاہلیت میں مدینہ میں لوگ دو تہوار منایا کرتے تھے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے ان دونوں دنوں کے بدلے تمھیں بہتر دن دیے ہیں عید الفطر اور عید الاضحیٰ۔''

النسائی، صلاۃ العیدین: ۱۵۵۶، صحیح

زمانہ جاہلیت میں عربوں میں جو تہوار ہوتے تھے ان میں خود شرکت کی اور نہ ہی اپنے متبعین کو ان میں جانے اور منانے کی اجازت مرحمت فرمائی بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم واذن سے الگ سے دو دن مسلمانوں کی تفریح کے لیے مقرر فرما دیے۔ اسلام خود ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو کسی دوسرے مذہب اور دین کی تقلید کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ جو تحفظ امن اور عزت واحترام اسلام اپنے ماننے والوں کو دیتا ہے کوئی اور مذہب نہیں دیتا۔ اسلام ہی ہے جو انسانی تکریم کا حق ادا کرتا ہے اسی لیے ہر وہ عمل باطل ٹھہرتا ہے جو اسلام کے اصولوں کے منافی ہو چنانچہ اللہ تعالیٰ قرآن مقدس میں فرماتے ہیں:

''تو کیا وہ اللہ کے دین کے علاوہ کچھ اور تلاش کرتے ہیں حالانکہ آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہے خوشی اور ناخوشی سے اسی کا فرماں بردار ہے اور وہ اسی کی طرف لوٹائے جائیں گے۔''(آل عمران: ۸۳)

اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے مزید یہ بات ارشاد فرمائی:

''اور جو اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرے تو وہ اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں خسارہ اٹھانے والوں میں سے ہوگا۔'' (آل عمران: ۸۵)

دراافکار باطلہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

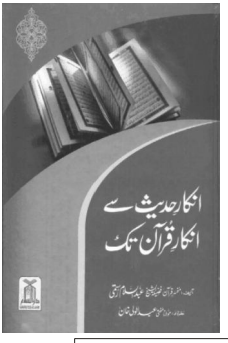

دل صاحب ''ایمان'' سے انصاف طلب ہے!

تحریر.....محمد رفیق طاہر

ماروی میمن نے بچیوں کی شادی کی کم از کم عمر 18 سال مقرر کرنے کے لیے ایک بل پیش کیا جسے ڈاکٹر عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ نے خلاف شریعت کہہ کر مسترد فرما دیا۔لیکن شاید حافظ صاحب حفظہ اللہ کا اس خلاف شریعت بل کو رد کرنا کچھ لوگوں کو ہضم نہ ہوسکا تو انہوں نے اپنے دل کی بھڑاس نکالنا شروع کر دی۔اسی سلسلہ میں محترم قاری حنیف ڈار صاحب کی ایک تحریر بعنوان ''**دل صاحب اولاد سے انصاف طلب ہے**'' نظروں سے گزری جس میں موصوف نے اصح الکتب بعد کتاب اللہ صحیح البخاری کی اس حدیث پر طعن کیا جس میں ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہؓ نے نکاح کے وقت اپنی عمر مبارک چھ سال ذکر فرمائی ہے۔آپ فرماتی ہیں

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا))

نبیؐ نے ان سے جب نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں اور جب انکی رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں۔اور وہ آپؐ کے پاس نو سال تک رہیں۔ (صحیح البخاری 5133)

موصوف نے اس عمر میں شادی کو شرمناک فعل قرار دے کر ایک طرف تو امام الانبیاء جناب محمد مصطفیٰ ﷺ کی توہین کا ارتکاب کیا ہے اور دوسری طرف کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب صحیح البخاری کی اصحیت پر کیچڑ اچھال کر امت کے اتفاق کو پارہ پارہ کرنے کی مذموم کوشش کی ہے۔

موصوف اس بات پہ مصر ہیں کہ کمسن بچیوں کی شادی نہیں ہوسکتی۔اور نبی مکرمؐ کی شادی بھی سیدہ عائشہؓ سے چھ سال کی عمر میں نہیں ہوئی، بلکہ یہ بات رسول مکرمؐ کی طرف غلط منسوب ہے۔اپنے ان نظریات

کا اظہار واضح لفظوں میں کرنے کی بجائے رقمطراز ہیں:

''نہ تو اپنی بیٹی، پوتی، نواسی کوئی چھ سال کی عمر میں کسی 53 سال کے مفتی صاحب کو دیتا ہے اور نہ ہی کوئی مفتی 53 سال کی عمر میں کسی 6 سال کی بچی سے نکاح کرتا ہے،، سب کو اپنا اپنا امیج بہت عزیز ہے، اس سے بڑھ کر کوئی نفاق نہیں ہے کہ جس کام کو خود شرمناک سمجھتے ہیں اسے نبی کریم ﷺ کی طرف منسوب کرتے ہوئے ان کو شرم محسوس نہیں ہوتی ہے، ایک راوی نے قرآن کی نکاح کے لئے رشد کی عمر کی شرط کو ساقط کر دیا ہے، اور اسی ایک حدیث کو بنیاد بنا کر قرآن کو معطل کر کے رکھ دیا گیا ہے'' موصوف کی اس عبارت سے درج ذیل باتیں صاف جھلکتی ہیں:

1۔ سیدہ عائشہ صدیقہؓ کے چھ سال کی عمر میں نکاح اور نو سال کی عمر میں رخصتی سے متعلق روایات جھوٹی اور غلط ہیں۔

2۔ ایک راوی (جس نے مذکورہ روایت بیان کی اس) کی وجہ سے یہ سب ہوا ہے۔

3۔ مذکورہ روایت کی وجہ سے قرآن کا حکم معطل کر دیا گیا۔

4۔ کمسنی کی شادی شرمناک فعل ہے۔

ہم سب سے پہلے روایت پر بات کریں گے کیونکہ تمام تر باتیں اسی کے گرد گھوم رہی ہیں۔ تو اس روایت کے صحیح ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ یہ روایت دو ایسی کتابوں میں موجود ہے جنہیں امت نے صحیح ترین کتب قرار دیا ہے۔ یعنی صحیح البخاری (5133) اور صحیح مسلم (1422)۔ اور یہ روایت صرف انہی دو کتب میں نہیں بلکہ انکے سوا دیگر کتب میں بھی موجود ہے۔ اور پھر موصوف کے اس فرمان ''ایک راوی نے قرآن کی نکاح کے لئے رشد کی عمر کی شرط کو ساقط کر دیا ہے'' سے یہ محسوس ہوتا ہے کہ شاید یہ روایت کسی ایک ہی راوی نے بیان کی ہے۔ جبکہ صرف انہیں دو کتب کو ہی سامنے رکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ اس روایت کو سیدہ عائشہ صدیقہؓ سے روایت کرنے والے دو مختلف اشخاص ہیں ایک کا نام اسود ہے اور دوسرے کا عروہ، عروہ سے انکے بیٹے ہشام اور امام زہری روایت کرتے ہیں تو اسود سے انکے شاگرد رشید ابراہیم، پھر ابراہیم سے یہ روایت نقل کرنے والے اعمش ہیں اور زہری سے معمر، اور ہشام سے عبدہ بن سلیمان، سفیان، علی بن مسہر، اور وہیب وغیرہ ہیں۔ یعنی یہ

روایت کسی 'ایک' راوی کی مرہون منت نہیں ہے۔

اس صحیح حدیث پر طعن کرنے کے لیے موصوف نے قرآن مجید فرقان حمید کی ایک آیت کو بنیاد بنانے کی کوشش کی ہے۔ جو درج ذیل ہے:

﴿وَابْتَلُوا الْيَتَامَىٰ حَتَّىٰ إِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوا إِلَيْهِمْ أَمْوَالَهُمْ﴾

اور یتیموں کو آزماؤ حتی کہ وہ نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں، تو اگر تم ان میں کوئی بھلائی دیکھو تو انکے مال انکے سپرد کر دو۔ (النساء:6)

اس آیت کو بنیاد بناتے ہوئے موصوف رقمطراز ہیں:

''تقسیمِ وراثت میں تو نکاح کی عمر کو فرض سمجھ لیا گیا ہے جو کہ شعور کے ساتھ مشروط ہے، مگر نکاح 6 ماہ کی بچی کا بھی کیا جا سکتا ہے گویا نکاح کی وہ عمر ہی سراب ٹھہری جس کو اللہ نے تقسیمِ وراثت کا پیمانہ بنایا تھا'' موصوف کی درج بالا عبارت سے واضح ہوتا ہے کہ

1۔ موصوف 'تقسیم وراثت' کے لیے نکاح کی عمر کو فرض سمجھتے ہیں۔ اور اسے 'رشد' سے مشروط کر کے تقسیم وراثت کا پیمانہ قرار دیتے ہیں۔

2۔ بلوغت سے قبل نکاح کو ناجائز قرار دیتے ہیں۔

پہلی بات تو یہ ہے کہ مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں اللہ نے نکاح کی عمر کو 'تقسیم وراثت' کے لیے شرط نہیں قرار دیا بلکہ آیت کے الفاظ سے کسی بھی ادنی شعور رکھنے والے کو یہ بات واضح سمجھ آ سکتی ہے کہ نکاح کی عمر کو جس کام کے لیے شرط قرار دیا گیا ہے وہ ہے 'مال سپرد کرنا'۔ یعنی یہ ضروری نہیں ہے کہ جب ورثاء سب نکاح کی عمر کو پہنچ جائیں اور ان میں رشد بھی آ جائے تو تب مال وراثت تقسیم کیا جائے۔ بلکہ اس سے قبل بھی وراثت تقسیم کی جا سکتی ہے۔ اور ایسے بچوں کے حصص جو ابھی سمجھدار نہیں ہوئے انکے سپرد کرنے کی بجائے ان کے سرپرست اپنے پاس محفوظ رکھیں اور جب بچے سمجھدار ہو جائیں تو پھر وراثت میں انکا جو حصہ تھا وہ انکے سپرد کر دیا جائے۔

اور دوسری بات یہ ہے کہ مال کی حوالگی کے لیے اللہ تعالی نے محض 'نکاح' کی عمر کو شرط قرار نہیں دیا بلکہ

اس عمر نکاح کے ساتھ 'رشد' یعنی سمجھدار ہونے کو بھی شامل کیا ہے۔ جس سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نکاح سمجھدار ہونے سے پہلے بھی کیا جاسکتا ہے! کیونکہ اگر نکاح کے صحیح ہونے کے لیے سمجھدار ہونا شرط ہوتا تو اللہ تعالیٰ صرف عمر نکاح کا تذکرہ فرماتے کہ سمجھداری اس میں ضمناً ہی موجود ہے۔ لیکن چونکہ ایسا نہیں تھا اس لیے اللہ نے 'بَلَغُوا النِّكَاحَ' کے بعد ایک اور شرط 'فَإِنْ آنَسْتُم مِّنْهُمْ رُشْدًا' کہہ کر لگائی کہ جب یہ دونوں کام ہو جائیں بچے نکاح کی عمر کو بھی پہنچ جائیں اور ان میں سمجھداری بھی آجائے تو تب انکے مال انکے سپرد کر دیے جائیں۔

اس بات کو سمجھتے ہی یہ مسئلہ بھی واضح ہو جاتا ہے کہ موصوف جس آیت سے کمسنی میں نکاح کا عدم جواز کشید فرما رہے تھے، وہی آیت انکے موقف کے خلاف دلیل ہے۔

کیونکہ کتاب اللہ یعنی قرآن مجید فرقان حمید ایسی معجز کتاب ہے کہ:

﴿لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِن بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهِ تَنزِيلٌ مِّنْ حَكِيمٍ حَمِيدٍ﴾

باطل نہ اسکے سامنے سے آسکتا ہے اور نہ پیچھے سے (یہ قرآن) نہایت دانا، بہت زیادہ تعریف کی گئی ذات کی طرف سے نازل شدہ ہے۔ (فصلت:42)

رہا یہ سوال کہ شادی کی عمر کیا ہے؟ تو اسکی بابت عرض ہے کہ شادی کے دو بڑے حصے ہیں ایک نکاح محض اور دوسرا رخصتی۔ جہاں تک نکاح کا تعلق ہے تو وہ عمر کے کسی بھی حصہ میں ہوسکتا ہے۔ نومولود بچے کا نکاح بھی ہوسکتا ہے اور اسکی طرف سے اسکے اولیاء وکیل بن کر قبول کریں گے۔ اور جہاں تک رخصتی کا معاملہ ہے تو اسکے لیے ہمبستری کے قابل ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ اس میں یہی مقصودِ اصلی ہے۔ اور اس بات کا فیصلہ صحت کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔ شریعت اسلامیہ نے اس کے متعلق کوئی پابندی نہیں لگائی۔ اور یہی بات ڈاکٹر حافظ عبدالکریم صاحب حفظہ اللہ نے قومی اسمبلی کی قائمہ کمیٹی برائے مذہبی امور کے اجلاس میں فرمائی تھی کہ:

''اگر 18 برس سے کم عمر لڑکی کی شادی مقصود ہو تو اسکے لیے میڈیکل افسر کے سرٹیفکیٹ کی شرط عائد کی جاسکتی ہے، اور سرٹیفکیٹ یہ ہو کہ بچہ پیدا ہونے کی صورت میں لڑکی کی جان کو کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔''

حافظ صاحب موصوف نے ماروی میمن صاحبہ کے پیش کردہ بل کو صرف مسترد ہی نہیں کیا بلکہ انکے

تحفظات کا علاج بھی مذکورہ بالا مشورہ کے ساتھ فرما دیا ہے۔

اور موصوف حنیف ڈار صاحب کی پیش کردہ وہ آیت جسے وہ اپنے حق میں سمجھ رہے تھے، جب انکے موقف کے خلاف واضح طور پر دلیل ہے۔ اور سمجھداری کی عمر تک پہنچنے سے پہلے ہی نکاح کے قابل ہو جانے پر دلیل ہے، تو پھر کمسنی کی شادی کو 'شرمناک' قرار دینا نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین ہے بلکہ یہ قرآن مجید فرقان حمید کی بھی توہین اور اللہ کی شان میں بھی گستاخی ہے۔

اور صرف یہی ایک آیت نہیں، قرآن مجید میں اللہ سبحانہ وتعالی نے ایسی بچیوں کے نکاح کے بعد کے احکامات بھی ذکر فرمائے ہیں جن کی شادی بلوغت سے قبل ہو جاتی ہے اور ازدواجی تعلقات بھی قائم کر لیے جاتے ہیں۔ اگر یہ سب ناجائز اور غلط ہوتا، تو اللہ اپنی پاک کتاب میں اس عمل کو ہی حرام ٹھہراتے نہ کہ اس پر مرتب ہونے والے احکامات ذکر کرتے۔

اللہ رب العالمین نے قرآن مجید فرقان حمید میں طلاق یافتہ عورتوں کی عدت مختلف اعتبارات سے مختلف بیان فرمائی ہے۔ اگر تو کسی عورت کو نکاح کے بعد طلاق دے دی گئی ہے اور رخصتی نہیں ہوئی یا رخصتی بھی ہوئی ہے لیکن ابھی تک انکے خاوندوں نے انکے ساتھ ہمبستری نہیں کی اور پہلے ہی طلاق دے دی ہے تو ایسی عورتوں پر کوئی عدت نہیں ہے وہ طلاق کے فورا بعد چاہیں تو اسی دن ہی کسی بھی دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہیں:

﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا﴾

'' اے اہل ایمان جب تم مؤمنہ عورتوں سے نکاح کرو اور انہیں چھونے (ہمبستری کرنے) سے پہلے ہی طلاق دے دو تو تمہاری خاطر ان کے ذمہ کوئی عدت نہیں ہے۔''

(الأحزاب :49)

اور وہ عورتیں جنہیں حیض آتا ہے ان کی عدت تین حیض متعین کی گئی ہے:

﴿وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ ثَلَاثَةَ قُرُوءٍ﴾

''اور طلاق یافتہ عورتیں تین حیض تک انتظار کریں (یعنی عدت گزاریں)'' (البقرۃ:228)

اور وہ خواتین جنہیں حیض نہیں آتا: اگر تو حمل کی وجہ سے حیض کی بندش ہے تو انکی عدت وضع حمل ہے اور اگر وہ بانجھ ہو چکی ہیں یا ابھی انہیں حیض آنا شروع ہی نہیں ہوا یعنی نابالغ ہیں اور انہیں طلاق دے دی گئی ہے تو انکی عدت تین ماہ ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾

''اور وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں تو انکی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض شروع نہیں ہوا , اور حمل والی خواتین کی عدت وضع حمل ہے۔'' (الطلاق: 4)

اللہ رب العالمین کے اس فرمان کی روشنی میں یہ بات نہایت ہی آسانی سے سمجھی جاسکتی ہے کہ عورت اگر نابالغ ہو تو بھی اس سے نکاح کیا جاسکتا ہے، رخصتی ہوسکتی ہے، خاوند اس سے ازدواجی تعلقات قائم کرسکتا ہے۔ کیونکہ ازدواجی تعلقات قائم کرنے سے پہلے ہی اگر کوئی شخص اپنی منکوحہ کو طلاق دے دے تو اس پر عدت نہیں ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے فرمان سے یہ بات واضح کی جا چکی ہے۔ اور اس آخری آیت میں اللہ تعالی نے ان عورتوں کی عدت بیان کی ہے جنہیں حیض نہیں آیا اور طلاق دے دی گئی، اور یہ بات تو ہر کسی کو علم ہے کہ طلاق صرف اسے ہی دی جاسکتی ہے جس سے نکاح کیا گیا ہو، غیر منکوحہ عورت کو طلاق دینے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اور وہ عورت جسے طلاق دے دی گئی جبکہ اسے ابھی حیض آیا ہی نہیں ہے یعنی وہ بالغ ہوئی ہی نہیں ہے تو اسے تین ماہ تک عدت گزارنے کا حکم دیا جارہا ہے، جبکہ غیر مدخول بہا عورت کے لیے عدت ہے ہی نہیں، تو اس سے یہ بات واضح طور پر سمجھ آتی ہے کہ یہ ایسی نابالغ عورت کی عدت ہے جس سے بلوغت سے قبل ہی نکاح کیا گیا اور ازدواجی تعلقات بھی قائم کیے گئے اور قبل از بلوغت ہی اسے طلاق بھی دے دی گئی۔ اگر قبل از بلوغت عورت سے نکاح کرنا اور ازدواجی تعلقات قائم کرنا ناجائز ہوتا تو اللہ سبحانہ وتعالی کبھی اس قسم کی عورت کے لیے طلاق کی عدت مقرر نہ فرماتے۔ جبکہ اللہ تعالی کے فرمان قرآن مجید فرقان حمید سے یہ بات ثابت ہو چکی کہ نابالغہ عورت سے نکاح کیا جاسکتا ہے، اس سے ازدواجی تعلقات قائم کیے جاسکتے ہیں، اور اگر

اسے طلاق ہو جائے تو اسے عدت گزارنے کا بھی حکم ہے۔

موصوف قاری صاحب نے اس آیت پر بھی اعتراض وارد کیا ہے وہ فرماتے ہیں:

''بات عورتوں کی ہو رہی ہے بچیوں کی نہیں، اور 8 یا 9 یا 10 سال کی بچی کو عربی میں کبھی نساء اور اردو میں کبھی عورت نہیں کہتے''

پہلی بات تو یہ ہے کہ موصوف نے یہاں 'پیشہ ورانہ ہیرا پھیری' سے کام لیا ہے۔ کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے:

﴿وَاللَّائِي يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيضِ مِن نِّسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلَاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَن يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ﴾

'' اور وہ عورتیں جو حیض سے مایوس ہو چکی ہیں تو انکی عدت تین ماہ ہے اور ان کی بھی جنہیں ابھی حیض شروع نہیں ہوا , اور حمل والی خواتین کی عدت وضع حمل ہے۔'' (الطلاق :4)

یعنی لفظ «نساء» ان کے لیے استعمال کیا ہے جو حیض سے مایوس ہو چکی ہوں، یعنی عمر رسیدہ خواتین کے لیے۔ اور پھر اسکے ساتھ ساتھ انکی عدت کا بھی تذکرہ فرمایا ہے جنہیں کبھی حیض آیا ہی نہیں، اور انکے لیے اللہ تعالی نے لفظ وَاللَّائِي استعمال فرمایا ہے۔ اور یہ لفظ عورتوں، بچیوں سب کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ چونکہ جنہیں حیض کبھی نہ آیا ہو وہ بچیاں بھی ہو سکتی ہیں اور بیمار لڑکیاں اور عورتیں بھی، سو ان سب کے لیے ایک ہی مشترکہ لفظ استعمال کر لیا گیا ہے۔

دوسری بات ہے کہ جب مختلف عمر کی صنف نازک کا ذکر ایک ہی لفظ میں کرنا ہو تو انکے لیے عربی میں «نساء ، نسوة» اور اردو میں 'عورتیں، خواتین' جیسے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ مثلا اگر کہیں یہ لکھا ہو کہ مرد اِس کمرہ میں تشریف رکھیں اور عورتیں اُس کمرہ میں، تو بچیاں یا بچے ان کمروں کے علاوہ کوئی تیسرا یا چوتھا کمرہ نہیں تلاش کریں گے بلکہ بچیاں خواتین کے ساتھ داخل ہونگی اور بچے مردوں کے ساتھ۔ رہی موصوف کی یہ بات کہ:

'' نہ تو اپنی بیٹی، پوتی، نواسی کوئی چھ سال کی عمر میں کسی 53 سال کے مفتی صاحب کو دیتا ہے

اور نہ ہی کوئی مفتی 53 سال کی عمر میں کسی 6 سال کی بچی سے نکاح کرتا ہے،، سب کو اپنا اپنا امیج بہت عزیز ہے''

تو یہ ہندوانہ معاشرہ کی ذہنیت کی عکاس ہے! وگرنہ آج بھی ہمارے معاشرہ میں چھ سال نہیں بلکہ چھ ماہ کی عمر میں بھی بعض خاندان اپنی بچیوں کا نکاح کر دیتے ہیں اور پھر انکے جوان ہونے کے بعد انکی رخصتی کی جاتی ہے۔

اور پھر جب ایک عمل کو اللہ نے حلال قرار دیا، اور امام الانبیا جناب محمد مصطفیٰؐ نے اس پر عمل بھی کر کے دکھایا، اسے تسلیم کرنے سے اگر کسی کے دل میں کچھ تنگی ہے تو اسے اپنے ایمان کی فکر کرنی چاہیے۔

کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالی فرماتے ہیں:

﴿فَلاَ وَرَبِّكَ لاَ يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لاَ يَجِدُواْ فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجاً مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُواْ تَسْلِيماً﴾

''پس نہیں، تیرے رب کی قسم! یہ ایمان نہیں لائیں گے، حتی کہ آپ ﷺ کو اپنے اختلافات میں اپنا حاکم نہ تسلیم کرلیں، اور پھر جو فیصلہ آپ ﷺ فرمادیں اسکے بارہ میں اپنے دلوں میں کچھ بھی گھٹن یا تنگی نہ رکھیں اور اسے خوش دلی سے تسلیم کرلیں۔ (النساء :65)''

اب ہماری ان معروضات کے بعد ہر صاحب 'ایمان' کو دل تھام کر انصاف کرنا ہوگا کہ نبی مکرم ﷺ کا عمل، اللہ تعالی کا حکم درست وصحیح ہے، یا مغرب گزیدہ ذہنیت کے خیالات وافکار؟ جبکہ اس معاشرہ میں پانچ سے دس سال کی عمر میں ماں بننے والی عورتوں کی ایک طویل فہرست ہے۔

ایک پانچ سالہ ماں کا مختصر تعارف آپ درج ذیل لنک پر دیکھ سکتے ہیں:

http://youngest_mother.tripod.com/

اور اسکے علاوہ پانچ سے دس سالہ ماؤں کی ایک طویل فہرست ویکیپیڈیا کے درج ذیل لنک پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے:

https://en.wikipedia.org/wiki/List_of_youngest_birth_mothers

مصدر: http://www.rafeeqtahir.com/ur/play-article-720.html

بسم اللہ الرحمن الرحیم

التاریخ

تاریخ اسلام کی کم عمر دلہنیں

تحریر.....محمد رفیق طاہر

ہمارے ممدوح محترم جناب قاری حنیف ڈار صاحب نے خواہش ظاہر فرمائی ہے کہ ''شیخ محمد رفیق طاہر صاحب نے کم عمری میں مائیں بننے والی اور ریپ ہونے والی بچیوں کے لنک تو لگا دیئے ہیں کاش! وہ اس کی جگہ مشاہیر امت، محدثین، علماء کرام کی فہرست لگاتے جنہوں نے 6 سال کی بچیوں سے نکاح کیئے اور 9 سال میں دخول کیا'' سو ہم تکمیل خواہش یار کی خاطر مشتے از خروارے چند نام پیش کیے دیتے ہیں۔لیکن اس سے قبل یہ بتا دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ ہم نے اپنے سابقہ مضمون (دل صاحب 'ایمان' سے انصاف طلب ہے) میں ایسی ماؤں کی فہرست جو کم عمری میں مائیں بنیں خواہ حلال طریقہ سے یا حرام ذریعہ سے بلاتفریق صرف اس لیے پیش کی تھی کیونکہ اس وقت فقط اس شبہ کا ازالہ مقصود تھا کہ ''کم سنی میں ماں بننے والی لڑکیاں بچ نہیں پاتیں بلکہ زچگی کے دوران ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں'' سو ہم نے اس اعتراض کو رفع کرنے کے لیے وہ فہرست پیش کی تھی تاکہ اس باطل نظریہ کا بطلان ثابت ہو سکے اور یہ بات واضح ہو جائے کہ کم عمری میں بھی اگر کوئی لڑکی ماں بن جائے تو اسے کسی قسم کا کوئی خطرہ لاحق نہیں ہوتا، بشرطیکہ وہ صحت مند ہو، اور کسی 'بیماری' کا شکار نہ ہو۔اب قاری صاحب موصوف نے مشاہیر امت کے نام طلب کیے ہیں تو انکی ایک مختصر سی فہرست پیش کیے دیتے ہیں تاکہ اس شبہ کا بھی ازالہ ہو سکے کہ ''کمسنی میں شادی معیوب ہے اور اصحاب فضل اس سے دور رہتے ہیں'' اور ثابت ہو جائے کہ لڑکی جب نکاح کے قابل ہو تو اصحاب شرف و فضل بھی اس سے نکاح کو نا صرف جائز کہتے بلکہ اس نظریہ کی عملی تصویر بنتے رہے ہیں۔ملاحظہ فرمائیں:

1 ۔ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا: انہوں نے نکاح کے وقت اپنی عمر مبارک چھ سال ذکر فرمائی ہے۔آپ فرماتی ہیں

((أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَهَا وَهِيَ بِنْتُ سِتِّ سِنِينَ ، وَأُدْخِلَتْ عَلَيْهِ وَهِيَ بِنْتُ تِسْعٍ ، وَمَكَثَتْ عِنْدَهُ تِسْعًا))

نبی ﷺ نے ان سے جب نکاح کیا تو وہ چھ سال کی تھیں اور جب انکی رخصتی ہوئی تو وہ نو سال کی تھیں۔اور وہ آپ ﷺ کے پاس نو سال تک رہیں۔(صحیح البخاری :5133)

2 -عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ: ان کا نکاح بھی کمسنی میں ہوا،اور اللہ تعالی نے انہیں چھوٹی عمر میں ہی 'باپ' بنا دیا۔امام شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایماز الذہبی (المتوفی:748ھ) اپنی شہرہ آفاق کتاب تذکرۃ الحفاظ میں فرماتے ہیں:

''عالم ربانی عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ ابومحمد اور ابوعبدالرحمٰن القرشی السہمی: یہ ان لوگوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے فتح سے قبل اپنے والدگرامی کے ساتھ ہجرت کی۔اور انکے والدگرامی (عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ) ان سے فقط گیارہ سال بڑے تھے۔(تذکرۃ الحفاظ :ج 1ص 34-35ت19)

اس سے آپ خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ گیارہ سال کی عمر میں باپ بننے والے کی شادی کس زیادہ سے زیادہ کتنی عمر میں ہوسکتی ہے؟۔

3۔ ام کلثوم رضی اللہ عنہا بنت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ :انکی شادی بھی کمسنی میں امیر المؤمنین سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ہوئی۔نکاح کے وقت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک تقریبا 11 برس تھی۔

امام أبوعمر یوسف بن عبداللہ بن محمد بن عبدالبر بن عاصم النمری القرطبی (المتوفی:463ھ) اپنی کتاب الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب میں نقل فرماتے ہیں:

أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ خَطَبَ إِلَى عَلِيٍّ ابْنَتَهُ أُمَّ كُلْثُومٍ ، فَذَكَرَ لَهُ صِغَرَهَا

سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کی بیٹی سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا کے لیے انکی طرف نکاح کا پیغام بھیجا تو انہوں (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) نے اس (ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کے چھوٹی ہونے کا ذکر کیا ....الخ

(الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب :ج 4ص(4204) 1955)

امام شمس الدین أبوعبداللہ محمد بن أحمد بن عثمان بن قَایماز الذہبی (المتوفی748 :ھ) اپنی کتاب سیر اعلام النبلاء میں رقمطراز ہیں:

''ام کلثوم بنت علی بن طالب بن عبدالمطلب بن ہاشم الہاشمیہؓ حسن وحسینؓ کی سگی بہن، ہجرت کے چھٹے سال پیدا ہوئیں، اورانہوں نے نبی ﷺ کو دیکھا، مگر آپ ﷺ سے روایت نہیں کی۔

(سیر اعلام النبلاء :ج 3ص500)

امام أبوعبداللہ محمد بن سعد بن منیع الہاشمی بالولاء، البصری، البغدادی المعروف بابن سعد (المتوفی: 230ھ) اپنی کتاب الطبقات الکبری میں فرماتے ہیں:

(ام کلثوم بنت علیؓ) سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے جب شادی کی اس وقت وہ ابھی بالغ بھی نہیں ہوئی تھی، وہ انکی وفات تک انکے نکاح میں رہی اور انکے بطن سے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی اولاد میں سے زید بن عمر اور رقیہ بنت عمر پیدا ہوئے۔(الطبقات الکبری:ج 8ص 338)

4۔ فاطمہ بنت المنذر: انکی شادی ہشام بن عروہ بن زبیر سے 9 سال کی عمر میں ہوئی۔امام أبوبکر أحمد بن علی بن ثابت بن أحمد بن مہدی الخطیب البغدادی (المتوفی463 ھ) اپنی کتاب تاریخ بغداد میں ہشام بن عروہ کا قول نقل کرتے ہیں:

''میں نے اس (فاطمہ بنت منذر) کیساتھ شب زفاف منائی جبکہ وہ 9 سال کی تھی۔''

(تاریخ بغداد :ج ۷۰ص۱۸۸)

5 ۔ہند بنت معاویہ بن ابی سفیان :امیر المؤمنین سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے اپنی اس لخت جگر کی شادی عبداللہ بن عامر سے کی جبکہ اسکی عمر 9 برس تھی۔امام أبوالقاسم علی بن الحسن بن ہبۃ اللہ المعروف بابن عساکر (المتوفی571 ھ) اپنی شہرہ آفاق تصنیف تاریخ دمشق میں نقل کرتے ہیں:

''معاویہ بن ابی سفیان نے اپنی اس بیٹی (ہند) کا نکاح عبداللہ بن عامر بن کریز سے کیا اور اسکے لیے اپنے محل کی ایک طرف محل تعمیر کیا اوران دونوں (محلوں) کے درمیان دروازہ رکھا, اوراس (ہند بن معاویہ) کی اس (عبداللہ بن عامر) کے ساتھ ہوئی جبکہ (ہند) صرف 9 سال کی تھی۔'' (تاریخ دمشق :ج 70ص 188)

6,7۔صرف 9 سالہ ماں اور 18 سالہ دادی :امام أبوالحسن علی بن عمر بن أحمد بن مہدی بن مسعود بن النعمان بن دینار البغدادی الدارقطنی (المتوفی:385ھ) نے اپنی سند کے ساتھی عباد بن عباد

المہلبی سے نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:

''میں نے اپنوں یعنی مہالبہ میں ایک عورت کو پایا جو کہ اٹھارہ سال کی عمر میں نانی بن چکی تھی۔ نو سال کی عمر میں اس نے ایک بیٹی کو جنم دیا۔ تو اسکی بیٹی بھی نو سال کی عمر میں ماں بن گئی۔ اس طرح وہ اٹھارہ سال کی عمر میں نانی بن گئی۔ (سنن الدارقطنی :ج 4ص 502(3881))

8 ۔ عبداللہ بن صالح کی پڑوسن :امام أبوأحمد بن عدی الجرجانی (المتوفی 365 ھ) نے اپنی کتاب الکامل میں عبداللہ بن صالح کا قول نقل کیا ہے کہ وہ فرماتے ہیں:''بے شک انکے پڑوس میں ایک عورت حاملہ ہوئی جبکہ وہ ابھی 9 سال کی تھی۔'' (الکامل لابن عدی :ج 5ص 343)

یہ نصف درجن سے زائد ان مسلمان دلہنوں کی لسٹ ہے جن کی شادیاں کمسنی میں ہوئیں۔ ہم نے اس لسٹ میں بطور نمونہ ایک کمسن دلہا کا نام بھی شامل کر دیا ہے۔ تاریخ اسلام میں اسکے علاوہ اور بھی بہت سی دلہنوں کے نام شامل ہیں جو کم عمری میں دلہن بنیں اور کم عمری میں مائیں بھی بن گئیں۔ لیکن بغرض اختصار ہم انہیں چند پہ اکتفاء کرتے ہیں، کیونکہ مان لینے اور تسلیم کر لینے کے لیے یہ چند ہی کافی ہیں۔ اور ہمیں امید ہے کہ ہمارے ممدوح قاری حنیف ڈار صاحب اپنے مطالبہ کو پورا ہوتا دیکھ کر ہمیں شکریہ کا موقع دیں گے۔ موصوف کا مطالبہ ملاحظہ فرمائیں:

مصدر:http://www.rafeeqtahir.com/ur/play-articles-722.html

بقیہ صفحہ نمبر.....31: ہم نے اپنے بلوگ mtaipk.blogspot.com میں ایک سکیشن (احیاء التراث السّلفی) کے نام سے بنادیا ہے اور اس کے تحت روزانہ نادر کتب کے ٹائٹل (کتب میرے اسلاف کی) کے نام سے قسط وار شایع کیے جارہے ہیں۔ قارئین اس سے بھر پور فائدہ اٹھائیں۔ نوٹ: جامعہ کی اپنی ذاتی بلڈنگ نہیں ہے، جامعہ کو اپنی زمین کی فوری اشد ضرورت ہے، مخیّر حضرات توجہ فرمائیں۔ مدیر الجامعہ: ابن بشیر الحسینوی 0302.0323.4056187

مدیر شعبہ جالیات: محمد آصف سلفی 0300.0334.0342.4303536

سکائپ ibrahim.alhusainwy.....ویب mtaipk.blogspot.com

فیس بک: جامعہ ابن حنبل قصور. وٹس اپ 03024056187

ای میل ialhusainwy@gmail.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نتائج لادینی

کمسن ناجائز مائیں

تحریر.....محمد رفیق طاہر

اللہ تعالیٰ نے انسان سمیت تمام ترحیوانات میں جنسی خواہش کو پیدا فرمایا ہے تاکہ انکی نسل بڑھ سکے۔ انسان چونکہ ذی شعور ہے تو اس پر اپنی جنسی ضرورت پورا کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے کچھ پابندیاں لگائی ہیں، ان حدود وقیود میں رہتے ہوئے یہ جائز طریقہ سے اپنی یہ ضرورت پوری کرسکتا ہے۔ وہ قید نکاح کی ہے، کہ جب کوئی انسان بلوغت کو پہنچ جائے تو اور اس میں جنسی خواہشات کروٹیں لینے لگیں تو وہ حلال طریقہ سے نکاح کے بندھن میں بندھ جائے اور اپنی اس خواہش کی تسکین کا سامان کرے۔ مختلف علاقوں، قوموں اور آب وہوا اور خوارک کی بناء پر بلوغت کو پہنچنے کی عمر ہر انسان میں الگ الگ ہوتی ہے۔ کوئی جلدی بالغ ہوتا ہے تو کوئی دیر سے، اسی لیے اللہ تعالیٰ نے نکاح کو عمر کے ساتھ مقید نہیں فرمایا۔ تاکہ جو جب بھی بالغ ہو، یا اس میں جنسی خواہشات بیدار ہو جائیں تو وہ حرام کاری کرنے کی بجائے نکاح کرے اور اپنی ضرورت پوری کرلے۔ لیکن کچھ فاتر العقل معاشروں نے نکاح کے لیے عمر کی حد بندی کر دی اور پھر اس عمر تک پہنچنے سے پہلے جو جوان ہوا، اور جنسی خواہشات اس میں ابھریں، اس نے غلط راستے اختیار کیے، اور چھوٹی عمر میں ہی بلا نکاح ماں باپ بنے کے ریکارڈ قائم ہونے لگے۔ چونکہ انسانی جسم میں پرورش پانے والے وہ ہارمونز جو جنسی خواہشات کے محرک ہوتے ہیں انکی افزائش کو ماہ وسال کا پابند نہیں کیا جاسکتا، لیکن نکاح کے نتیجہ میں میاں بیوی پہ کچھ ذمہ داریاں عائد ہو جاتی ہیں، سو ان معاشروں نے نکاح پر پابندی لگا کر سفاح (بدکاری) کے دروازے کھلے چھوڑ دیے اور رضامندی سے کیے جانے والے زنا کو 'آزادی' کے نام پر سند جواز فراہم کر دی۔ اور ہمارے ملک میں جو لوگ مغرب گزیدہ تھے انہوں نے کمسنی کے نکاح پر عائد مغربی پابندیاں اسلامی ملک میں بھی لگا دیں، اور گاہے گاہے اس پابندی کی میعاد میں اضافہ کرنے کی کوشش بھی کی جاتی رہتی ہے۔ ایسا ہی کچھ حال ہی میں ماروی میمن صاحبہ نے بھی کرنے کی کوشش کی، لیکن اس پابندی کا خلاف سنت ہونا

انہیں جلد ہی سمجھ آ گیا تو وہ اپنے موقف سے دستبردار ہوگئیں۔ لیکن کچھ 'لبرل' طبقہ کے پیٹ میں مروڑ اٹھنا شروع ہوگیا اور انہوں نے اس غیر فطری پابندی کی راہ ہموار کرنے کے لیے آواز بلند کرنا شروع کردی۔ اور وہ یہ پابندی کمسنی میں نکاح پر لگوانا چاہتے ہیں، تاکہ زنا کے راستے کھل جائیں اور اہل ایمان میں فحاشی پھیل جائے۔ کیونکہ نکاح کے راستے مسدود کرنے کا لازمی نتیجہ بدکاری کا فروغ ہے۔ اسلام نے اسی بدکاری کی روک تھام کے لیے نکاح کو نہایت آسان بنایا تھا۔ جن معاشروں نے نکاح پر یہ غیر فطری پابندی لگائی ہے ان میں کمسنی کی زنا کاریوں کے نتیجہ میں ماں بننے کی خبریں آئے دن سننے کو ملتی ہیں۔ ان میں سے چند خبریں ہم ہدیہ قارئین کرتے ہیں تاکہ نکاح پر پابندیوں کی ہلاکت خیزیاں سمجھنے میں آسانی رہے۔ ملاحظہ فرمائیں:

۱۔ Lina Medina: اسے تاحال دنیا کی کمسن ترین ماں ہونے کا ''اعزاز'' حاصل ہے!۔ جمہوریہ پیرو کی یہ پانچ سال سات ماہ میں ماں بننے والی لڑکی، کس کے ساتھ حرامکاری کر کے ماں بنی یہ معلوم نہ ہوسکا۔ بہرحال اس نے ۱۴ مئی ۱۹۳۹ء کو اپنے بیٹے کو جنم دیا۔

(http://youngest_mother.tripod.com)

۲۔ Liza: یہ سوویت یونین (موجودہ یوکرائن) کی رہنے والی کمسن لڑکی تھی جو چھ سال کی عمر میں بچے کو جنم دے کر ماں بنی۔ اس سے بدکاری کرنے والا اسکا 'ستر سالہ دادا' تھا!

(http://goo.gl/XmnFpu)

۳۔ اسی طرح انڈیا کے دارالحکومت دہلی میں چھ سال سات ماہ کی عمر میں ایک لڑکی نے ۷ جون ۱۹۳۲ء کو ایک بچہ کو جنم دے کر ماں بنی۔ اس سے بدکاری کرنے والے اور اس ماں بننے والی، دونوں کا نام صیغہ راز میں رکھا گیا۔ (http://goo.gl/HrPFO8)

۴۔ Anna Mummenthaler: سوئٹزرلینڈ کی رہائشی اس لڑکی نے آٹھ سال نو ماہ کی عمر میں ۵ دسمبر ۱۷۵۹ء کو بیٹی کو جنم دیا۔ یہ اپنے کسی قریبی رشتہ دار کی ہوس کا نشانہ بنی۔

(http://goo.gl/4pv2UZ)

۵۔ Zulma Guadalupe Morales: میکسیکو کی رہنے والی یہ لڑکی آٹھ سال کی عمر میں

اپنے چچا کے ساتھ زنا کی وجہ سے ۱۲ جنوری ۱۹۹۳ء کو اپنے بیٹے کی ماں بنی۔
(http://goo.gl/yz5vxQ)

۶۔ مارچ 1881ء کو برطانیہ میں ایک نو سال سات ماہ کی لڑکی اپنے نہایت قریبی سے زنا کے نتیجہ میں بچی کی ناجائز ماں بنی۔ (http://goo.gl/rlvKOX)

۷۔ Estelle P.: امریکہ میں ۱۶ مارچ ۱۹۰۸ء کو نامعلوم شخص سے بدکاری کے نتیجہ میں نو سال کی عمر میں بچے کی ناجائز ماں بنی۔ (http://goo.gl/rhiKoT)

۸۔ María Eulalia Allende: نو سال کی عمر میں ارجنٹینا میں اپنے چچازاد بھائی اور والد کی ہوس کا شکار ہو کر ۱۸ اکتوبر ۱۹۶۷ء کو ناجائز بیٹے کی ماں بنی۔
(http://goo.gl/T7BIwx)

۹۔ ارجنٹینا ہی کی ایک اور لڑکی نو سال کی عمر میں اپنے بوائے فرینڈ سے زنا کے نتیجہ میں ۵ دسمبر ۱۹۶۸ء کو بچے کی ماں بنی۔ اسکے بوائے فرینڈ نے اس لڑکی کے والدین سے اسکا رشتہ مانگا تھا، مگر انہوں نے انکار کر دیا۔ اور دونوں زنا کے مرتکب ہوئے۔ (http://goo.gl/wselYM)

۱۰۔ اسی طرح نو سال کی عمر میں ہی پیرو کی ایک لڑکی اپنے باپ کی ہوس کا شکار ہو کر ۱۱ جون ۱۹۷۱ء کو بچہ کی ماں بن گئی۔ (http://goo.gl/8c46gm)

۱۱۔ جمہوریہ نمیبیا کی رہائشی Venesia Xoagus نو سال کی عمر میں ۱۰ جولائی ۱۹۸۰ء کو بیٹے کی ناجائز ماں بنی۔ (http://goo.gl/gowCGL)

۱۲۔ برازیل کی نو سالہ لڑکی Maria Eliane Jesus Mascarenhas اپنے بھائی کے ۱۶ سالہ متبنیٰ سے زنا کے نتیجہ میں ناجائز ماں بنی۔
(https://goo.gl/LTah4v)

۱۳۔ اپریل ۱۹۸۶ء کو کینیا کی ایک لڑکی نو سال کی عمر میں بچی کی ماں بنی۔
(http://goo.gl/1pg728)

۱۴۔ اسی طرح ۱۲ مارچ ۱۹۹۰ء کو ترکی میں ایک نو سالہ لڑکی بچہ کی ماں بنی۔

(http://goo.gl/9HMNaW)

۱۵۔ایران کی لیلی نامی لڑکی نو سال کی عمر میں متعہ کے نتیجہ میں نومبر ۱۹۹۴ء کو ناجائز بچہ کی ماں بنی۔
(http://goo.gl/IZ0I8J)

۱۶۔وسطی امریکہ کے سب سے چھوٹے مگر سب سے گنجان آباد ملک ایل سیلواڈور میں اپنے سوتیلے باپ سے زنا کے نتیجہ میں ماریہ نامی لڑکی نے یکم اپریل ۲۰۰۳ء کو نو سال کی عمر میں ایک بچہ کو جنم دیا
(http://goo.gl/McEzPT)

۱۷۔یکم مارچ ۲۰۰۴ء کو سنگاپور کی ایک لڑکی نو سال کی عمر میں اپنے سکول کے بوائے فرینڈ سے زنا کے نتیجہ میں بچہ کی ماں بنی۔(http://goo.gl/upTVQ4)

۱۸۔کولمبو کی ایک لڑکی نے اپنے نوجوان پڑوسی سے زنا کے نتیجہ میں نو سال گیارہ ماہ کی عمر میں پہلے بچہ کو ۲۵ دسمبر ۲۰۰۴ء میں جنم دیا اور پھر دو سال بعد ۱۰ فروری ۲۰۰۶ء کو اپنے چالیس سالہ رشتہ دار سے زنا کر کے گیارہ سال ایک ماہ کی عمر میں دوسرے بچہ کو جنم دیا۔(http://goo.gl/FdgHBI)

۱۹۔وسطی افریقہ کے ایک ملک روانڈا میں دسمبر ۲۰۰۵ء کو ایک نو سالہ لڑکی اپنے گھریلو ملازم سے زنا کے نتیجہ میں ماں بنی۔ چھ سال کی عمر میں ہی اسکی چھاتیاں ابھرنا شروع ہو چکی تھیں اور آٹھ سال کی عمر میں اسے حیض آنا شروع ہوا۔(http://goo.gl/Rtxr4L)

۲۰۔برازیل کے شہر میناوس میں ۷ جولائی ۲۰۰۶ء کو ایک لڑکی نے نو سال کی عمر میں بچی کو جنم دیا۔
(http://goo.gl/eP5huk)

۲۱۔جنوبی امریکہ کے مغربی ملک پیرو کی 'نویا' اپنے اٹھائیس اور سترہ سالہ دو کزنوں سے زنا کے نتیجہ میں ۲ دسمبر ۲۰۰۶ء کو بچہ کی ماں بنی۔(http://goo.gl/uYjIJZ)

۲۲۔ہونڈوراس کی نو سالہ لڑکی اپنے ۵۷ سالہ باپ سے زنا کے باعث ۳ مئی ۲۰۰۷ء کو بیٹی کی ماں بنی۔اسکے باپ نے اس سے جنسی تعلقات اس وقت سے شروع کر رکھے تھے جب ابھی یہ چھ سال کی تھی۔(http://archive.is/uDdDJ)

۲۳۔اسی ملک کی ایک اور نو سالہ لڑکی اپنے ۳۲ سالہ سوتیلے باپ سے زنا کے باعث ۲۷ جولائی ۲۰۰۸ء

کو بچہ کی ماں بنی (http://goo.gl/to2Jao)

۲۴۔کولمبو کی ایک نو سالہ لڑکی نومبر ۲۰۰۸ء میں بچہ کی ماں بنی۔اسکے ساتھ اسکے ۳۱ سالہ ہمسائے نے زیادتی کی تھی۔ (http://goo.gl/pdzEAp)

۲۵۔چین کی ایک نو سالہ لڑکی نے ۲۷ جنوری ۲۰۱۰ء کو ایک بچہ کو جنم دیا۔

(http://goo.gl/NRCH8b)

۲۶۔ملائشیا میں ایک نو سالہ چینی لڑکی نے اپنے پڑوسی کے ساتھ زنا کے ارتکاب کے بعد ۱۵ مئی ۲۰۱۰ء کو ایک صحت مند بچہ کو جنم دیا۔ (http://goo.gl/QHqcw)

۲۷۔مغربی افریقہ کے ملک سینیگال کی 'زینہ' اپنی دادی کے کرایہ دار کے ساٹھ سالہ چچا سے زنا کی باعث یکم اکتوبر ۲۰۱۰ء کو نو سال گیارہ ماہ کی عمر میں بچی کی ماں بنی۔

(http://goo.gl/iprxX6 https://goo.gl/0IP3sc)

قارئین کرام! یہ کمسن ناجائز ماؤں کی ایک مختصر سی فہرست ہے جسکا سبب مغربی معاشرہ اور اس میں موجود نکاح کے راستے میں روکاوٹیں ہیں۔یہ تو وہ کمسن ناجائز مائیں ہیں جنکے بارہ میں اخبارات نے چھاپا ہے۔اور جو گمنام ہیں وہ نہ جانے کتنی ہیں؟ اور ہم نے بھی اپنی نظر میں آنے والی تمام تر کمسن ناجائز ماؤں کو اس فہرست میں شامل نہیں کیا۔وگرنہ یہ لسٹ لمبی ہو جاتی۔اور اگر ان میں دس سال کی عمر میں ماں بننے والیوں کو بھی شامل کر لیا جائے تو یہ لسٹ سو سے تجاوز کر جائے گی۔

بہت چھان بین کے بعد اس عمر کی ایک دلہن بھی دستیاب ہوئی ہے جسکی کمسنی میں شادی ہوئی اور وہ ماں بنی۔تھائی لینڈ کی ونویسا جانمک کی شادی آٹھ سال کی عمر میں چھبیس سالہ نوجوان سے ہوئی اور شادی کے ایک سال بعد ۲۶ جنوری ۲۰۰۱ء میں یعنی نو سال کی عمر میں اس نے اپنی بیٹی کو جنم دیا۔

(http://goo.gl/efK1M)

مغرب میں اس عمر کی ناجائز مائیں تلاش کرنا کوئی مشکل نہیں جبکہ اس عمر کی جائز ماؤں کو شمار کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔کسی نے اگر مزید نام دیکھنے ہوں تو اس لنک پر دیکھ سکتا ہے:

(https://goo.gl/mUT0z)

اسلام نے جو نظام دیا ہے اسکی بدولت تاریخ اسلام میں اس عمر کی جائز ماؤں کی ایک طویل فہرست ہے ۔جن میں سے چند ایک کا تذکرہ ہم نے اپنے مضمون ''تاریخ اسلام کی کم عمر دلہنیں'' میں کیا ہے۔عجب ہے کہ مغربی معاشرہ اور مغرب زدہ ذہنیت کے 'لبرل' کلمہ گو اسلامی ممالک میں نکاح پر طرح طرح کی پابندیاں لگوانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور کم عمری میں شادی کو 'شرمناک' فعل قرار دیتے ہیں۔جبکہ دوسری طرف مغربی ممالک میں ناجائز طریقہ سے جنسی ہوس پوری کرنے کو 'آزادی' کا نام دے کر اسکی حمایت کرتے نظر آتے ہیں۔ان مغربی معاشروں میں رضامندی کے ساتھ زنا کے نتیجہ میں ماں باپ بننے والے اپنے اس فعل پر خوش ہوتے ہیں اور انکی کمسنی کے باوجود حقوق انسانیت کی تنظیمیں بھی مسرت کا اظہار کرتی ہیں اور انکے اس فعل کو 'نیا ریکارڈ' قرار دے کر فخریہ انداز میں یاد کرتی ہیں، اور انکی حکومتیں بھی ٹس سے مس نہیں ہوتیں۔لیکن اگر اسی عمر کے مسلمان بچے اور بچی کی شادی ہو جائے تو ہمارا 'روشن خیال' طبقہ اور لبرل میڈیا آسمان سر پہ اٹھا لیتا ہے۔اور پھر دنیا بھر سے اس شرعی حلال کو 'حرام' قرار دینے کی تحریک اٹھتی ہے، کچھ 'مُلّا' خریدے جاتے ہیں جو دنیوی مفادات کی خاطر اہل کفر کے آلہ کار بنتے ہیں اور شریعت سازی کرنے لگ جاتے ہیں کہ اسلام اس عمر میں شادی کی اجازت نہیں دیتا۔اور جب انکے سامنے حدیث رسول پیش کی جائے تو بیک جنبش زبان وقلم اسکا انکار کر دیتے ہیں اور انکے پاس ''میں نہ مانوں'' کے سوا کوئی دلیل نہیں ہوتی!

امت مسلمہ کو ایسے فتنوں سے خبردار رہنا چاہیے، اور کفریہ روایات کو مسلمانوں کے ملکوں میں داخل ہونے سے روکنا چاہیے۔وگرنہ پھر وہی کچھ ہوگا جو آج اُن ممالک میں ہو رہا ہے۔

فاعتبروا یا أولی الأبصار . . . .

صحیح بخاری کے راوۃ صحابہ کا دلنشین تذکرہ
جہاں صحیح بخاری کی ایک عظیم خدمت ہے وہاں لوگوں کے دلوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی عظمت کو بیدار کرنے کی اہم کوشش ہے۔
کتاب کی نمایاں خصوصیات
(۱) تعارف صحیح بخاری (۳) ہر صحابی کا مکمل تعارف، مثلاً ولادت، حسب ونسب، اسلام قبول کرنے کے بعد
(۲) مختصر سوانح امام بخاری رحمہ اللہ عہد آرماش، سیرت وکردار، روایات صحابہ بفضائل ومناقب، مقام صحابہ
مکتبہ اسلامیہ
041-2631204 - 2641204
042-37244973 - 37232369
Email: maktabaislamiapk@gmail.com, Visit on Facebook page: maktabaislamiapk
علامہ احسان الٰہی ظہیر شہید رحمہ اللہ کی منفرد انداز میں لکھی گئی سادہ زیارت
تیرا نقشِ قدم دیکھتے ہیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار جامعہ

جامعہ امام احمد بن حنبلؒ اہل حدیث

سٹی قصور کی جنوری 2016ء کی رپورٹ

مدیر الجامعہ کے قلم سے.....!

دوستوں بزرگوں اور اہل علم سے دعا لینے کی غرض سے جنوری کی رپورٹ پیش کی جارہی ہے۔

۱: شعبہ علوم اسلامیہ۔ ششماہی امتحان ہوا، اکثر طلبہ نے اچھے نمبر لیے اور امتحان کی رپورٹ والدین تک پہنچائی گئی۔

۲: النادی الطلابی کا قیام۔ طلبہ جامعہ کی سرگرمیوں کو یہ نام دیا گیا ہے اس شعبہ کے امیر متعلم جامعہ انس بن یحیی اور نائب امیر محترم حافظ خبیب بن رفیق کو مقرر کیا گیا۔ یہ ٹیم منظم طریقے سے اپنی سرگرمیاں شروع کر چکی ہے۔

۳: شعبہ تصنیف وتحقیق ونشرواشاعت۔ ہماری دو کتب شادی شدہ کا دینی نصاب اور اساتذہ کا دینی نصاب پریس میں جا چکی ہیں چند دن تک شایع ہوجائیں گی۔ ان شاء اللہ۔ نیز ہم شیخ الحدیث محمد یوسف راجووالوی رحمہ اللہ کے حالات پر کتاب ترتیب دے رہے ہیں، اس پر کسی بھی اہل علم کے پاس کوئی متاثر کن واقعہ یا کوئی مواد ہو وہ ہم سے رابطہ کرے۔

۴: سلفی ریسرچ انسٹیٹیوٹ برمنگھم، انگلینڈ، لاہور۔ [نادر کتب کی نشرواشاعت کے عظیم پروجیکٹ کا مختصر تعارف] اس ادارہ کے رئیس محترم جناب ڈاکٹر ابوخزیمہ عمران معصوم انصاری حفظہ اللہ اور مدیر: ابراہیم بن بشیر الحسینوی (مدیر الجامعہ) ہیں۔ اس ادارہ کی کئی ایک کتب پر کام مکمل ہے اور کئی ایک پر کام جاری ہے، فی الحال چند دنوں تک امام حمیدی رحمہ اللہ کی کتاب (اصول السنۃ) کی شرح و تحقیق 68 صفحات پر مشتمل شایع ہورہی ہے اس کتاب کے مقدمے محدث العصر شیخ وصی اللہ بن محمد عباس حفظہ اللہ مدرس الحرم المکی واستاذ جامعہ ام القری مکہ مکرمہ اور محدث العصر شیخ عبداللہ ناصر رحمانی حفظہ اللہ نے لکھے ہیں۔ فجزاھما اللہ خیرا۔ اس کتاب کے شروع میں امام حمیدی رحمہ اللہ کے مفصل حالات اور ان کی کتب کا منہج تفصیل سے بیان کردیا گیا ہے۔ ہر ماہ اس ادارے کی ایک نادر کتاب شایع ہوا کرے گی ان شاء اللہ۔ اس ادارے کا ڈسٹری بیوٹر کتاب سرائے الحمد مارکیٹ اردو

بازار لاہور ہے۔

۵: شعبہ جالیات ودعوت وتبلیغ۔ ماضی کی طرح اس ماہ بھی مختلف مقامات پر ساٹھ سے زیادہ پروگرام منعقد ہوئے اس ماہ گنڈا سنگھ کے قریب انڈیا باڈر سے متصل ایک مشہور گاؤں سا ہجرہ کی بریلوی بھائیوں کی مسجد میں بھی پروگرام ہوا، اوراس میں سوال وجواب کی مفصل نشست بھی ہوئی اور پروگرام کے اختتام پر بریلوی اہل علم کے ساتھ میٹنگ ہوئی انھوں نے مسلسل پروگرام کا اصرار کیا اور مدیر شعبہ جالیات سے ماہانہ پروگرام لے لیا ہے۔ والحمدللہ۔

۶: مذاکرہ علمیہ۔ اس ماہ دس جنوری کو مرکزی مسجد مین بازار کنگن پور میں علماء کرام اور مفکرین کے مابین سود کی جدید اقسام پر مذاکرہ ہوا، نماز عشاء کے بعد یہ مذاکرہ شروع ہوا، اس میں مدیر الجامعہ اور مدیر شعبہ جالیات کی شرکت کے ساتھ کنگن پور سٹی اور قرب وجوار سے مختلف علماء کرام نے شرکت کی جن میں قابل ذکر مولانا عبدالمجید خادم قصوری، مولانا امجد زکی، مولانا ابراہیم عابد، مولانا محمد علی انجم، قاری عبدالرشید خادم، قاری ساجد الرحمٰن حفظھم اللہ کے علاوہ کئی ایک اہل علم نے شرکت کی۔ ایک بھائی سوال کرتا تھا، اس پر موجود تمام اہل علم اپنی رائے کا اظہار کرتے تھے آخر میں حتمی رائے بھی بیان کی جاتی تھی یہ پروگرام تقریبا دو گھنٹے جاری رہا اور سب نے اس پروگرام کو بہت پسند کیا۔ ۷فروری کو مذاکرہ علمیہ گہلن ہٹھاڑ، دومنزلی مسجد میں بعد نماز عشاء منعقد کیا جارہا ہے۔ جس میں دارالحدیث راجووال، ٹھینگ موڑ اور قرب وجوار سے علماء کرام شرکت کریں گے۔ ان شاءاللہ۔

۷: احیاء التراث السلفی۔ وٹس اپ پر مختلف اہل علم کے گروپس کام کررہے ہیں ان میں سے ایک گروپ ہمارے فاضل بھائی حافظ شاہد محمود حفظہ اللہ آف گوجرانوالا نے (احیاء التراث) کے نام سے ترتیب دیا ہے اس کا مقصد نادر اور نایاب کتب کا تعارف ہے، مختلف ممالک سے علماء کرام روزانہ سینکڑوں قیمتی کتب کا تعارف کرواتے ہیں والحمدللہ۔ یہ سلسلہ بہت ہی قیمتی ہے۔ ہم نے اس گروپ کے فائدہ کو عام کرنے کے لیے محترم حافظ شاہد محمود حفظہ اللہ سے مشورہ کیا کہ ان میں زیر بحث نادر کتب کو اوپن بھی لگایا جائے تاکہ ان سے پوری دنیا کے لوگ فائدہ اٹھائیں انھوں نے ہماری سوچ سے اتفاق کیا۔ بقیہ صفحہ نمبر.....23۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اقوال الصالحین

تراشے

بزرگوں کی باتیں

میاں شہباز شاکر (حال مقیم سعودی عرب)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے:

((مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّبْكِيَ فَلْيَبْكِ وَ مَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَلْيَتَبَاكِ))

''تم میں سے جو رونے کی استطاعت رکھتا ہے پس اسے (خشیت الٰہی سے) رونا چاہیے اور جو رونے کی طاقت نہیں رکھتا تو کم از کم بناوٹی تو رونا رو لے یعنی رونے جیسا منہ ہی بنالے''

كتاب الذهد لابن المبارك(٤٢)

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ فرماتے ہیں

((قَدْ اَفْلَحَ مَنْ عُصِمَ مِنَ الْمَرَاءِ وَالْغَضَبِ وَالطَّمْعِ))

''وہ شخص کامیاب ہوگیا جو جھگڑے، غصے اور طمع سے بچالیا گیا''۔

البدايه والنهايه (٩/ ٢٠٩)

حضرت محمد بن فضل حارثی رحمہ اللہ فرماتے ہیں

((كَثْرَةُ الْكَلَامِ تَذْهَبُ الْوَقَارَ))

''کثرت کلام سے وقار ختم ہوجاتا ہے''۔

حسن الصمت فی الصمت للسيوطی (ص٢٨)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((حِفْظُ الْبَصَرِ اَشَدُّ مِنْ حِفْظِ اللِّسَانِ))

''نظر کی حفاظت زبان کی حفاظت سے زیادہ ضروری ہے''۔

الورع لابن ابی الدنيا(٢/ ٩٣)

MONTHLY AL-MUHAMMDIA HASILPUR

قارئین کرام! مجلہ ''المحمدیہ'' خود پڑھئے.....دوست واحباب کو تحفہ
میں دیجئے یہ آپ کے لیے صدقہ جاریہ ہے

''اربعین حاصل پوری''

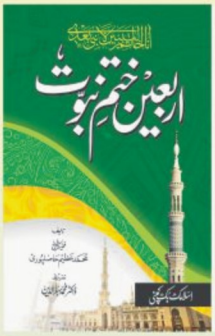

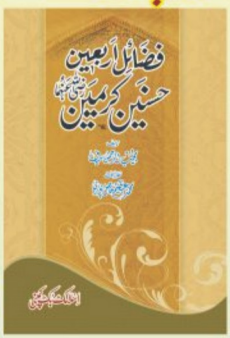

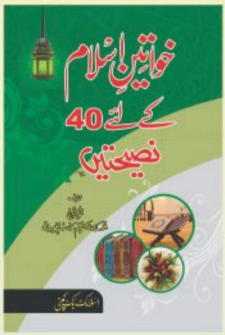

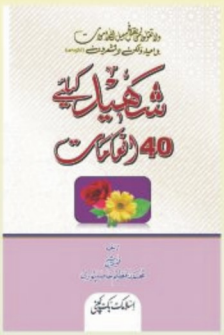

تنویر احمد 0333-6929651
Dental Technician DHQ Hasilpur
عمر فاروق 0300-3681649

Umer Dental Lab

عمر ڈینٹل لیب

پروسلین | نکل کراؤن | فیلنگ | آرتھو پلیٹ | فل ڈینچر | الٹراسونک سکیلنگ

کلب روڈ حاصل پور

برائٹ مونٹیسوری سکول
اینڈ ڈے کئیر سنٹر

یکم فروری سے داخلے جاری ہیں

Afoundation for a life time of learning

Brigth montessori Dey care centre for 34,5,6 years old

ماڈل ٹاؤن وھاڑی روڈ حاصل پور 0300-5376673/0333-6341924

ملنے کا پتہ
اسلامک بک کمپنی
امین پور بازار بالمقابل بینک آف پنجاب فیصل آباد پاکستان 041-2647308 - 0321-6607308
غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور پاکستان 0333-6607308 - 0300-8658535
e-mail: islamicbookcompany@gmail.com